الصلوٰۃ عماد الدین

الحمد للہ والمنت کہ یہ رسالہ رائعہ وعجالہ نافعہ در باب اداے نماز فوات واجبیہ ودیگر مسائل متعلقہ ضروریہ بعد استفتا حضرات عالی درجات مولانا و مقتدانا مجتہد العصر والزمان جنت آرامگاہ سلطان العلماء وجناب سید ممتاز العلماء ظلہ العالی موسوم

ارشاد المصلی

تصنیفات جناب عالم عامل فاضل کامل مولوی مرزا باقر علی صاحب دام ظلہ سے حسب فرمائش حامی دین رسول الثقلین جناب سید احمد حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ جہانسی رئیس آگرہ کے مطبع احمدی میں چھاپا گیا اور جناب موصوف نے نصف فرمہ مطبوعہ بارواح الدین مرحومہ مغفورہ اپنی کے وقف مومنین پر فرمایا اور رسالہ جات وقفی پر علامت وقف طبع کردی ہے جو مومنین اس رسالہ سے استفادہ ہوں ارواح مرحومہ کو بدعا مغفرت اور محسن مسوق الذکر کو بصحت جسمانی و درازی عمر یاد فرماویں

در مطبع احمدی واقع آگرہ باہتمام میر اغا علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ وآلہ الطیبین [illegible]

[illegible] اما بعد [illegible] عمار رضا [illegible] صلوات اللہ علیہم اجمعین [illegible] ہے

کہ نماز ستون ہے دین کی اور رکن ہے ایمان کی بہتر ہے سب عبادات سے افضل ہے تمامی طاعات سے

اقرب طرق ہے واسطے حصول قرب الٰہی کے اعظم وسیلہ ہے واسطے استحصال سعادت غیر متناہی کے

[illegible] حساب کتاب جس چیز سے بندہ سوال کیا جاویگا وہ نماز ہے [illegible] اللہ نے

[illegible] اور ملک معلوم ہے شہرستان وجود میں نہیں لایا مگر واسطے اپنی طاعت اور عبادت کے

جیسا کہ فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون [illegible] گرفتار بقید جہالت اور ناواقفان راہ عبادت کے

ہدایت اور رہنمائی اور تعلیم طریق عبادات اور [illegible] کے لئے ازراہ بندہ نوازی اور انعام عام کے انبیا

اور رسل بھیجے اور بوساطت ذوات [illegible] طریقہ صوم وصلوٰۃ اور عبادات کو سکھلایا

تو ابعین [illegible] لازم ہے نماز سے کسی حال میں اہمال نکریں اور اوسکو

ترک کرکے خسر الدنیا والآخرۃ کا سبب [illegible] شیطان لعین کے نبنیں اور اگر جہانا کوئی

نماز کسی سبب سے قضا ہو جاے تو جلد اوسکی ادا کا تدارک کریں اسواسطے کہ معلوم نہیں کہ موت کسوقت آجاے

اور دنیا سے کب چلا جانا ہو لہذا جلد اوسکو ادا کر سکیگا [illegible] اکثر آدمی علم سے بہرہ اور مسائل

فقیہہ سے نصیبہ نہیں رکھتے اور بسبب [illegible] اشغال [illegible] صحبت عالم

عالم فاضل فقیہہ کی نصیب نہین ہوتی تاکہ مسائل ضروریہ صوم و صلواۃ کو سنکر یاد کرین اور سیکھین
یہہ رسالہ قضاء طریقہ نماز ہاے فوات مین بزبان ہندی بارشاد فیض بنیاد جہان مطاع سلالہ دودمان مرتضوی
علالہ دودمان مصطفوی شیرازہ اوراق ملت و دین باعث رواج احکام سید المرسلین مہر سپہر سخا و جود
مقبول بارگاہ رب ودود محلّی بزیور اخلاق مخلّی از صفات ذمیمہ حقد و حسد و نفاق درۃ التاج امراے زمان
سر آمد روساے جہان آسمان رفعت و تمکین فلک وجاہت و تزئین مسند سبانی نصفت و عدالت مزین
وسادہ دولت و مکنت حاجت رواے محتاجین ملجا و ماواے مساکین غریب نواز مومنین پرور جناب
سید کفایت علی صاحب ابن سید الہی بخش مرحوم و مغفور لازالت رایات دولتہ رافعہ و اعلام افاضاتہ
مرتفعہ کہ جنکی سخاوت کا آوازہ اور داد و دہش کا شہرہ اکناف عالم اور افواہ بنی آدم مین ایسا پہنچا ہے
کہ اگر حاتم طائی زندہ ہوتا تو نقاب انفعال ہو بہہ پر ڈال کر وادی گمنامی مین چھپ رہتا اور صفت عدالت مین
ایسے منصف ہین کہ روبرو انکے نوشیروان عادل بھی اگر بہ بےعدالتی ملقب ہو تو بجا [illegible]
پر معاصی باقر علی ابن آغا علی دہلوی غفر اللہ لہما کمترین تلمیذان جناب قدسی [illegible]
ائمہ طاہرین خلاصہ احفاد جناب معصومین عالم نبیل فاضل جلیل مروج ملت بیضاے [illegible]
ناشر مذہب جعفری جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول سر آمد کملاے دہر مستند علماے عصر القاری
العدیم العدیل الکامل فی فن التجوید و الترتیل لا نظیر لہ فی الفضل و الکمال و لا یقابلہ فی القراءۃ و لا لہ
مثال المولی الاشرف الاقدس جناب حافظ قاری مولوی سید جعفر علی صاحب ادام اللہ ظلال جلالہ علی
روس المومنین و فیوض ہدایتہ علی المخلوقین نے کتب فقہیہ مثل شرایع الاسلام اور حدیقۃ المتقین وغیرہ
سے مسائل قضاء نماز فوات کے التقاط اور استنباط کر کر لکھا تا برادران ایمانی اس سے ہدایت پاوین
اور اس گناہ گار اور جناب ممدوحین کو بدعاے خیر یاد فرماوین اور چونکہ باوجود مجتہد الحی کے عمل فتاوی
علماے ماضیہ پر بموجب قول اذا مات المفتی مات الفتوی کے درست نہین لہذا ان مسائل کو قالب

استفتا مین اکرا ور نظر اقدس جناب سلطان العلما مولانا سید محمد صاحب مجتہد العصر والزمان دام
اقبالہ اور ممتاز العلما جناب سید محمد تقی صاحب دامت افضالہ سے گذران کر زرین بدستخط اور مذہب
بمواہیر کرایا پس جس مسئلہ مین رائے ان ذوات اقدس کے علمائے ماضیہ سے خلاف پائی اوسکو لکھدیا اور
جسمین اتفاق پایا اوسکو چھوڑ دیا اور نام اس رسالہ کا **ارشاد المصلی** رکھا اور اسکو ایک مقدمہ
اور کئی فصلون اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا واللہ ولی التوفیق علی الاتمام **مقدمہ** بیچ بیان
عقاب تارکین صوم و صلوٰۃ کے جان تو اے نفس امارہ اور اے سرکش و آوارہ کہ کس قدر تجہہ پر خالق
کون و مکان اور موجد کن مکان کا احسان اور انعام ہے کہ تجھے زمرۂ اشرف مخلوقات اور اعلائے
موجودات مین کہ عبارت بنی نوع انسان سے ہے پیدا کیا اور خلعت گرانبہائے **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا**
بَنِي آدَمَ کے ساتھہ مشرف کر کر اور جوہر گرانمایہ عقل عنایت فرما کر جملہ حیوانات سے ممتاز
کرا صورت تیری احسن صور خلقت تیری خوشنما تر بنائی اور پھر تیری ہدایت اور رہنمائی کے لیے رسول
بھیجے اور اپنی مخلوقات کو تیری عیش و عشرت اور آرام و راحت کے واسطے تابعدار
اور فرمان بردار کیا پس یہہ اسواسطے ہے کہ تا تو بفراغ بال اور اطمینان کمال سے اوسکی
عبادت اور طاعت مین مشغول و مصروف رہے **نظم** ابر و باد و مہ و خورشید فلک در کارند
تا تو نان بکف آری و بغفلت نخوری * ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار * شرط
انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری * پس کمال تعجب اور نہایت تاسف ہے کہ ایسے خالق
مالک رازق منعم محسن کا شکریہ بجا نہ لائے اور دو رکعت نماز پڑھنے مین جان چرائے اور ہر وقت
اوسکا رزق عنایت کیا ہوا کھائے اور پھر اوسکا کفران نعمت فرمائے اور یہہ خیال نہ لائے کہ موت
سر پر کھڑی ہے منتظر اجل ہر گھڑی ہے منزل آخرت بڑی کڑی ہے کمال عقل سے دور اور
بعید از شعور ہے کہ آدمی آمادہ سفر دور و دراز کا رکھتا ہو اور کچھہ ساز و سامان اور زاد راہ درست

نکرے اور تھی دست خالی لیکہ عازم سفر کا ہو پس اے ناوان اس زندگی دوروزہ اور حیات مستعار کو
غنیمت جان اور مہیا سفر آخرت ہو اور کوئی دم علایق دنیوی اور خواہش نفسانی کو اپنے سے دور
کرکر خدا کیطرف توجہ فرما اور فریب شیطان ملعون کا نکہا کہ جسوقت اجل تیری آجائیگی اوسوقت
آنکہہ تیری کہل جائیگی اور پھر افسوس اور حسرت کیکہ کام نہ آئیگا بجز اعمال حسنہ اور صوم وصلواۃ
اور داو دہش کیکہ یہہ البتہ اوسوقت تیرے کام آئینگے اور عذاب سے بچائینگے اسواسطے
کہ دنیا مزرعۂ آخرت ہے پس جیسا کہ یہان تخم بوجائیگا ویساہی اوسکا ثمرہ وہان پائیگا اور دیکھہ
ای غافل کہ کسقدر آیات اور احادیث عقاب تارک صوم وصلوۃ مین وارد ہین تو اون کو دیکھہ
اور خوف کر خدا کا اور خیال مین لا حال قبر اور سوال نکیرین اور ہول قیامت اور آتش جہنم کو چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قَالَ كَذٰلِكَ
اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنی جو شخص کہ اعراض کرے
ذکر سے اور مجھے یاد نکرے اور نماز وروزہ ترک کرے واسطے اوسکے ہے معیشت تنگ اور
اوٹھائینگے اوسکو ہم قیامت کے دن اندہا کہ سوائے جہنم اور عذاب خدا کے کسی چیز کو نہ دیکھے گا
پس کہیگا وہ شخص کہ اے رب میرے کسواسطے اوٹھایا مجھے تو نے اندہا حالانکہ تہا مین دنیا مین بینا
کہیگا خدا تعالی اوسکے جواب مین کہ ایسا ہی تہا فعل تیرا آئین تیرے پاس آیات ہماری پس ترک کیا
تو نے اون کو اور جیسا کہ ترک کیا تو نے آیات ہماری کو اسیطرح آج کے دن بہولایا گیا تو یعنی عذاب
ابدی مین گرفتار رہا اور محمد بن یعقوب کلینی نے کافی مین معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے
وہ کہتا ہے کہ ایک روز مینے جناب امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی عبادت
فاضلتر ہے کہ جسکی جہت سے بندیکو قرب الہی حاصل ہوتا ہے اور وہ خدا کے نزدیک محبوبتر ہے

فرمایا ما اعلم شیئا بعد المعرفۃ افضل من ھذہ الصلوۃ یعنی نہین جانتا مین
کسی چیز کو بعد معرفت خدا کے کہ افضل ہو نماز سے اور بھی ابان ثعلب سے روایت ہے وہ کہتا ہے
کہ ایکبار جناب امام بحق ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فریضہ مغربین مع نوافل ادا فرماکر
ارشاد کیا کہ اے ابان ھذہ الصلوۃ الخمس المفروضات من اقامھن وحافظ
علی مواقیتھن لقی اللہ یوم القیمۃ ولہ عندہ عھد یدخلہ بہ الجنۃ و
من لم یصلھن لمواقیتھن ولم یحافظ علیھن فذلک الیہ ان شاء غفر لہ
وان شاء عذبہ یعنی یہہ مین نماز خمسہ واجبہ جس شخص نے قایم رکھا انکو ان کی اوقات
مین یعنی انکے وقتون مین انکو بجالایا اور محافظت کی انکی اوقات کی ملاقات کریگا روز قیامت
اوس حال مین کہ اوسکے واسطے نزدیک خدا تعالی کے ایک عہد ہو گا کہ داخل کریگا خدا اوسکو بسبب
اوسکے جنت مین اور جس شخص نے کہ ادا نکیا انکو اون کی اوقات مین اور محافظت نکی اونکے
کا محول ہے طرف خدا کے اگر چاہے اپنے فضل سے اوسے بخشدے اور اگر چاہے
از کمال عدل ہے اوسکو عذاب کرے اور بھی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ من اقام الصلوۃ الخمس واجتنب الکبائر السبع نودی یوم القیمۃ یدخل
الجنۃ من ای باب شاء قال رجل لمن اوی الکبائر السبع ھل سمعتھن
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما ھی قال نعم الشرک باللہ وعقوق
الوالدین وقذف المحصنات والقتل بغیر الحق والفرار من الزحف و
اکل مال الیتیم والزنا یعنے جس شخص نے قایم رکھا پانچون نمازون کو اور پرہیز کیا
کبائر ہفت گانہ سے پکارا جاویگا قیامت کے دن کہ داخل ہو جنت مین جس دروازہ سے کہ چاہے
ایک شخص نے راوی سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا سے سنا ہے کہ وہ ساتون گناہ کبیرہ کونسے ہین

اوسنے کہا کہ ہان ایک شرک ساتھ خدا کے دوسرا عقوق والدین تیسرا عیب لگانا
زنان پاک دامن کو چوتھا قتل بغیر حق پانچوان فرار جہاد سے چھٹا کھانا مال یتیم کا
ساتوان زنا اور بھی جناب رسول خداصنے فرمایا الصلوٰۃ عماد الدین فمن
ترک صلوٰۃ متعمدا فقد ھدم دینه ومن ترک اوقاتہا یدخله الویل
والویل واد فی جہنم کما قال اللہ تعالیٰ فی سورت ارایت فویل للمصلین الذین
ھم عن صلوتہم ساھون یعنی نماز ستون ہے دین کی جس شخص نے ترک کیا نماز کو عمداً
پس تحقیق منہدم کیا اپنے دین کو اور جس شخص نے ترک کیا اون کی اوقات کو داخل کریگا خدا
اونکو ویل مین اور ویل ایک جنگل ہے جہنم مین جیسا کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ اسورہ ارایت بیچ
مین کہ ویل ہے واسطے اون مصلیون کے کہ اپنی نمازون کو فراموش کرنیوالے ہین غرض کہ اس باب
مین بیشمار حدیثین وارد ہین کہ یہہ رسالہ اون سب کے لکہنیکی گنجایش نہین رکہتا **فصل پہلا**
بیچ بیان اسباب فوت اور قضا ہونے نماز کے پس جاننا چاہیے کہ اسباب فوت
دو طرح پر ہین کہ ایک وہ ہین کہ جنکے سبب قضا نماز کی ذمہ سے مکلف کے ساقط ہوتی ہے
اور دوسرے وہ ہین کہ جنکے سبب قضا نماز کی واجب ہوتی ہے پس اول وہ سات سبب ہین
اول صغر یعنی جو نمازین کہ قبل بلوغ نہین پڑہین وہ بعد بلوغ ذمہ شخص سے ساقط ہین **دوسرے**
جنون یعنی مجنون کو اگر جنون سے افاقہ حاصل ہو تو قضا نماز فوات ایام جنون کی اوسکے
ذمہ سے ساقط ہے اور کہا گیا ہے کہ ان دونون صورتون مین سب کا اتفاق ہے **تیسرے**
اغما یعنے بیہوشی پس اگر کوئی شخص بیہوش ہو جاے ایسے سبب سے کہ وہ سبب اوسکے اختیار
مین نہ تہا اور تمام زمانہ نماز کا حالت بیہوشی مین گذر جاے تو بعد ہوش ہونے کے اکثر علما کے
نزدیک نماز فائت کو قضا نکریگا کہ وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہے مگر بعض علما کے نزدیک قضا

اسکی لازم ہے اور جناب ممتاز العلما دام اقبالہ کے نزدیک بہی احتیاطاً قضا اسکی لازم ہے
چوتھے حیض و نفاس کہ ذمہ حایض اور نفساسی قضا نماز فوات ایام حیض و نفاس کی ساقط
ہے اور ایسیہی کہا گیا ہے کہ اگر کسی عورت نے واسطے لاحیض کے دوائے محیض لی اور
اتفاقاً حمل اوسکا ساقط ہوگیا اور خون جینے کا دیکھا تو وہ بہی صاحب نفاس ہوگی اور قضا
نماز ہاے فوات ایام نفاس کی اوسکے ذمہ پر واجب ہوگی چھٹے کفر اصلی یعنی اگر کافر
اسلام لائے تو قضا نمازون ایام کفر کی اوسکے ذمہ سے ساقط ہے مگر مرتد کہ اوسپر قضا
نمازون ایام ارتداد کی واجب ہے اور باقی فرقہ مسلمانون کے کہ جو محکوم بکفر ہین اور فرقہ
مخالف یعنی اہل سنت اون کا یہہ حکم ہے کہ جب یہہ لوگ ایمان لائینگے تو جو نمازین کہ موافق
معتقدات اپنے مذہب کے صحیح بجا لائے ہونگے تو اون کی قضا ضرور نہین ساتوین
عدم تمکن یعنی قدرت نرکہنا کرنے پر اوس چیز کے کہ جس چیز سے نماز مباح ہوتی ہے مثل اسکے
[illegible] یا تیمم کسی سبب سے نکرسکے تو احوط یہہ ہے کہ نماز بے طہارت پڑہیگا مگر بعض کے
[illegible] اون نمازون کی قضا ساقط ہے اور بعض کے نزدیک قول بوجوب قضا بعد حصول تمکن
[illegible] سے نہین اور جناب سلطان العلماء و ممتاز العلما دام اقبالہما کے نزدیک اس صورت
مین بعد تمکن یعنے پائے جانے خاک یا آب کے احتیاطاً قضا اوس نماز کی ہے فقط اور
ماسواے ان صورتون کے قضا واجب ہے مثل اسکے کہ اگر نماز واجبہ مین ساتہہ کسی فریضہ
کے خلل کیا عمداً یا سہواً تو قضا اوس نماز کی واجب ہے اور ایسیہی اگر کوئی شخص اسقدر سویا
کہ تمام وقت نماز کا اوسکے سونے مین گذر گیا تو بعد جاگنے کے نماز قضا کریگا یا مکلف نے کوئی
چیز منشی عمداً کہالی اور عقل اوسکی زائل ہوگئی یا نیند نے بسبب نشہ کے اوسپر غلبہ کیا اور وقت
نماز کا اسی حال مین گذر گیا تو بعد ہوش مین آنے کے نماز فایت کی قضا کریگا اور جو اگر کوئی

غذا اسینے کھائی اور یہہ نہ جانتا تھا کہ یہہ غذا بیہوشی لانے والی ہے اور وہ غذا اوسکو بیہوشی
لائے اور نماز کا وقت حالت بیہوشی مین گذر گیا تو اوس نماز کی قضا نکریگا اور جو اگر یہہ جانتا تھا
کہ یہہ غذا موجب اغما یعنی بیہوشی کی ہے اور جانکر اوسکو کھایا اور بیہوش ہو گیا اور نماز کا
وقت حالت بیہوشی مین گذر گیا تو اس صورت مین نماز فائت کی قضا کریگا دوبا **فصل**
دوسری بیچ بیان کیفیت قضا نمازون کے ادا کرنے مین - جاننا چاہیے کہ
قضا نماز واجب کی واجب اور قضا نماز سنت کی سنت ہے پس اگر سنت موقتہ فوت
ہوئی تو قضا اوسکی موکدہ ہے بشرطیکہ کسی بیماری مزیل عقل سے فوت نہوئی ہو والا
سنت غیر موکدہ ہے اور جو اگر نماز ہاے فوات واجبہ ہین تو اوسکی کئی صورتین مین
اول یہہ کہ اگر ایک نماز اس سے فوت ہوی اور یہہ بہول گیا کہ وہ کونسی نماز ہے
پانچون نمازون مین سے تو اسطرح اوسکو ادا کریگا کہ ایک نماز صبح کی اور ایک مغرب کی
اور ایک چو رکعتی پڑہیگا اور اس چو رکعتی کو مردد کریگا درمیان ظہر اور عصر اور عشا کے
کریگا کہ اگر ظہر کی نماز قضا ہوئی ہے تو یہہ نماز عوض اوسکے ہے اور جو عصر کی قضا ہوی
ہے تو یہہ عوض اوسکے ہے اور جو عشا کی قضا ہوئی ہے تو یہہ عوض اوسکے ہے بشرطیکہ
نماز حضر مین قضا ہوئی ہو اور جو اگر سفر مین قضا ہوئی ہے تو ایک نماز مغرب کی پڑہیگا
اور ایک دو رکعتی اور اس دو رکعتی کو مردد کریگا درمیان صبح اور ظہر اور عصر اور عشا کے
اور اگر یہہ بہول گیا کہ یہہ نماز سفر مین قضا ہوئی ہے یا حضر مین تو تین نمازین پڑہیگا ایک
دو رکعتی اور تردید کریگا اوسکو درمیان چار نمازون کے کہ جو مذکور ہوئین بطور مذکور
اور دوسری چو رکعتی اور تردید کریگا اوسکو درمیان تین نمازون کے یعنی ظہر اور عصر
اور عشا مین اور ایک مغرب کے پڑہیگا اور جناب ممتاز العلما فرماتے ہین کہ دو رکعتی اور

چو رکعتی مین مختار ہے درمیان جہر اور اخفات کے اور احوط یہہ ہے کہ دو رکعت بجہر اور دو رکعت
با خفات پڑہے بقصد ما فی الذمہ اور تین رکعت بقصد مغرب اور چار رکعت بقصد عشا اور
جو اگر ایک نماز پانچ نمازون مین سے مکرر فوت ہوئی ہو تو مکرر اسیطرح پر قضا کریگا یا یقین یا
گمان اون کی ادا کا ہو جاے حاصل یہہ کہ اگر حضر مین مکرر فوت ہوئی ہے تو نماز حضری کو
مکرر قضا کریگا اور جو سفر مین مکرر قضا ہوئی ہے تو نماز سفری کو مکرر قضا کریگا اور جو شک ہو
کہ یہہ نماز حضر مین زیادہ قضا ہوئی ہے یا سفر مین تو نماز صبح کے یا مغرب کی مکرر پڑہیگا اور تردید
کریگا درمیان سفر اور حضر کے اور چو رکعتی مین سے جونسی قضا ہوئی ہو تو ایک چو رکعتی مکرر پڑہیگا
اور ایک وہی دو رکعتی کو مکرر پڑہیگا **صورت** دوسری یہہ ہے کہ کسی سے نماز یومیہ بہت
سی فوت ہوئی ہون اور جس ترتیب پر کہ فوت ہوئی ہین وہ ترتیب اوسکو یاد ہو تو اوسی ترتیب پر اون کو
قضا کریگا و جو با مثلا ایک دن کی پانچون نمازین اوس سے ترک ہوئین تو پہلے نماز
ظہر کی پہر عصر کی پہر مغرب کی پہر عشا کی پڑہیگا اور جو اسطرح یعنے مقدم کو
مقدم اور موخر کو موخر نہ پڑہیگا تو صحیح نہوگی اور اگر مثلاً ترتیب بہول گیا اور یاد نہین
کہ پہلے کونسی فوت ہوئی ہے اور پیچہے کونسی مگر تعداد اون کا یاد ہے تو چاہیے کہ
اسطرح پر ادا کرے کہ ترتیب حاصل ہو جاے مثلاً جسوقت کہ نماز ظہر اور عصر کی اوس سے
فوت ہوئی ہون اور یہہ نہین جانتا کہ پہلے دن کی ظہر فوت ہوئی ہے یا عصر تو طریقہ ادا کے
پڑہنے کا یہہ ہے کہ ایک نماز ظہر کی پڑہیگا اور پہر عصر کی اور پہر ظہر کی یعنی عصر کو درمیان
دو ظہرون کے کریگا یا بالعکس یعنی دو عصرون مین ایک ظہر کو کریگا اور جو ان کے ساتھہ
نماز مغرب کی بہی فوت ہوئی ہو تو اول ظہر کو اور عصر کو اور پہر ظہر کو ایک بار پڑہیگا اور پہر
مغرب کی اور پہر دوسری دفعہ اون تینون نمازون کو پڑہیگا اور جو نماز عشا کی بہی ان کے

ساتھہ فوت ہوئی ہو تو پہلے اون کے ساتھہ نمازون کو بہ ترتیب مذکور پڑہیگا اور بعد اوسکے
نماز عشا کو پڑہیگا اور پہر دوبارہ اون ساتون نمازون کو بہ ترتیب مسطور پڑہیگا اور جو اگر نماز صبح
کی بہی ان کے ساتھہ فوت ہوئی ہو تو پہلے اون پندرہ نمازون کو بہ ترتیب مذکور پڑہیگا اور
پہر نماز صبح کی پڑہیگا اور پہر دوبارہ اون پندرہ نمازون کو پڑہیگا پس اسطرح ترتیب حاصل
ہو جائیگی اور بعض نے یہہ فرمایا ہے کہ اگر بواسطہ ہر نماز کے ایک ایک روز کی نماز
قضا کرے تو یہہ بہی ظاہرا کافی ہو جائیگی اور جو اسطرح پر قضا کرے کہ مثلاً پانچ نمازین
قضا ہوئین تو ابتدا کرے نماز صبح سے اور چار دن کی نماز پڑہے اور پہر ختم کرے
نماز صبح پر تو پس ان چار دن کی نماز اور ایک وقت کی نماز مین ترتیب حاصل ہو جائیگی
اور ایسے ہی اگر اوس سے دس نمازین فوت ہوئین تو نو روز کی بہ ترتیب یومیہ پڑہیگا اور
پہر ایک نماز صبح یا جس سے شروع کیا ہے اوسپر تمام کریگا اور جناب ممتاز العلما سید
نقی صاحب دام اللہ اقبالہ فرماتے ہین کہ صورت مرقومہ مین ظہر سے چاہے
اور چاہے عصر سے اور جسقدر فوت ہوئی ہون اوسیقدر پڑہے اور بعد اوسکے جس
شروع کیا اوسے آخر ایک مرتبہ پڑہے اور اگر مغرب اور عشا بہی فوت ہوئی ہے تو
اسیطرح ایک نماز سے شروع کرے اور جسقدر فوت ہوئی اوسی قدر پڑہے
اور بعد اوسکے جس سے شروع کیا ہے اوسے آخر ایک مرتبہ پڑہے تا ترتیب حاصل
ہو پس یہہ تو وہ صورت ہے کہ عدد نماز ہای فوات یاد تہا اور ترتیب بہول گیا تہا
اور جو تعداد بہی بہول گیا ہو اور ترتیب بہی بہول گیا ہو یعنی یہہ نہ جانتا ہو کہ کتنی ترک ہوئی
ہین اور کس کس وقت کی ترک ہوئی ہین اسصورت مین ایک جم غفیر علما کا اسطرف گیا ہے
کہ واجب ہے اوس شخص کو کہ اسقدر نمازین پڑہے کہ یقین ہو جاے کہ اس سے زیادہ

قضا نہین ہوئین مگر یہ ترتیب یومیہ پڑہے یعنی نماز صبح سے شروع کیا کرے اور عشا پر
تمام کیا کرے اور یہہ نکرے کہ مثلاً اسکو منظور ہو کہ دس دن کی ہر روز نماز قضا پڑہے ہے
تو مثلاً دس نماز صبح کی برابر پڑہے اور پھر دس ظہر کی اور جو اسطرح پڑہیگا تو نماز صحیح نہو گی
اور چونکہ یہہ یاد نہین کہ کسوقت سے ذ‌ت ہوئی ہے تو جناب سلطان العلما فرماتے ہین
کہ اسصورت مین اسقدر نمازین پڑہے کہ مظنہ برارت ذمہ کا ہو جاے اور اس صورت مین
اگر ترتیب یاد نہین اور تکرار مین نمازون متعدد کے ہرج لازم آتا ہے تو ترتیب ساقط ہو گی
اور جناب ممتاز العلما بہی غنیۃ السالکین مین فرماتے ہین کہ جب معلوم نہو کہ اوّل کونسی نماز فوت
ہوئی ہے تو واسطے رعایت ترتیب کے پانچ نمازین یعنی ایک دن کی نماز زیادہ اوس سے
کہ اوسکے ذمہ پر ہین بجالاے اور اگر اثنا نماز قضا مین اسکو یاد آے کہ اس سے اوپر کی
[illegible] بہی میرے ذمہ پر قضا ہے تو نیت اوس نماز کی طرف پہیر دے اگر وقت عدول کا باقی
[illegible] کہ نماز ظہر کی قضا پڑہتا تہا اور اثنا نماز مین یاد آیا کہ صبح کی نماز میرے ذمہ پر قضا
ہے پس اگر تیسری رکعت کے رکوع مین نہین گیا تو نیت اوسکی طرف پہیر دے اور قصد کرلے
نماز صبح کا اور نماز صبح کی تمام کر کے پہر ظہر کی پڑہے اور اگر رکوع مین چلا گیا ہے تو اوسکو
تمام کرلے اور بعد اوسکے صبح کی پڑہے اور پہر احتیاطاً ظہر کی پڑہے اور نیت احتیاط کی
کرے مگر جناب سلطان العلما اور ممتاز العلما دام اقبالہما کے نزدیک ترتیب اس صورت مین
ساقط ہے اور اعادہ ظہر کا لازم نہین اور اگر کسی سے نمازین سفر اور حضر مین بہت سی
ترک ہوئی ہون اور یہہ نجانتا ہو کہ کتنی سفر مین قضا ہوئی ہین اور کتنی حضر مین تو اوسکو چاہیے
کہ ہر چہار رکعتی کی ساتہہ دو رکعتی بہی ضم کیا کرے **فائدہ** بعض علما کے نزدیک [illegible]
کہ اگر مکلف کے ذمہ پر نمازین قضا ہون تو نماز ہاے سنتی اور نوافل نہ پڑہے جب تک [illegible]

قضا کو ادا نہ کرے اور نماز حاضرہ اوّل وقت نہ پڑہے بلکہ مشغول رہے قضاے نماز ہاے
فوات مین تا اینکہ وقت حاضرہ کا تنگ ہو جاے اوسوقت حاضرہ کو پڑہے خصوصاً نمازین
اوسی روز کی ہون خصوص جسوقت کہ ایک نماز اوس سے فوت ہوئی ہو اگرچہ اوسی روز کی ہو
بلکہ احوط یہہ ہے کہ کسی کام مین مشغول نہو جب تک کہ نماز ہاے فوات کو ادا نہ کرلے مگر
بقدر ضرورت اور جناب سلطان العلما فرماتے ہین کہ صورت مرقومہ مین وسعت وقت
صلواۃ قضا اگر ہو تو حاضرہ کی تقدیم جائز ہے اور نوافل پر تقدیم نمازون قضا کی احوط ہے
اور قضا کو موافق ادا کے چاہیے کہ بجا لاے یعنی اگر سفر مین نمازین قضا ہوئی ہون تو قصر
پڑہے اگرچہ حضر مین پڑہے اور جو حضر مین قضا ہوئی ہون تو تمام پڑہے اگرچہ سفر مین
پڑہے **خاتمہ** اور اسمین دو فائدے **فائدہ پہلا** بیچ حال تارک
الصلواۃ کے جاننا چاہیے کہ اگر کوئی شخص نماز کو حلال جانکر ایک مرتبہ بہی ترک کرے
تو وہ کافر ہے بلکہ بعض روایات مین وارد ہے کہ مطلقاً کافر ہے خواہ
ترک کرے یا حرام جانکر پس اگر کوئی کافر زادہ ہو اور مسلمان ہو جاے اور بعد اسکے
پہر کافر ہو جاے تو اوسکو حکم کرینگے کہ توبہ کر پس اگر اوس نے توبہ کی تو توبہ
اوسکی قبول کرینگے اور اگر توبہ نکی تو اوسکو قتل کرینگے اور اگر مسلمان زادہ ہو اور
مرتد ہو جاے تو بعض نے کہا ہے کہ اوسکو قتل کرینگے اور اوسکی توبہ قبول نکرینگے
اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ درمیان اوسکے اور خدا کے توبہ قبول ہے اور عبادت
اوسکی صحیح ہے اگر وہ دعوی شبہ کا کریگا جو اوسکے حق مین محتمل ہو تو اوسکے دعوی کو
قبول کرینگے مثل اسکے کہ تازہ مسلمان ہو یا صحرانشین کہ شہر مین کم آیا ہو اور نہ جانتا ہو
کہ نماز واجب ہے یا یہہ کہے کہ غرض میری اس بات سے کہ مینے کہا کہ نماز واجب نہین

نماز نافلہ تہی تو اس عذر کو اوسکے قبول کرینگے اور جو شخص کہ حلال نہ جانکر ترک کریے
تو گنہگار ہے بگناہ کبیرہ مانند کفر کے پس اوسکی عقوبت مین حاکم شرع اول اوسکو
تعزیر فرمائیگا اور اگر بعد تعزیر پہر وہ ترک کریگا تو پہر اوسکو تعزیر کریگا اور اگر پہر
ترک کریگا تو تیسری دفعہ اوسکو قتل کریگا اور بعض نے فرمایا ہے کہ چوتہی دفعہ
اوسکو قتل کریگا **فائدہ دوسرا** بیچ بیان طہارت مصلین کے پس جاننا
چاہیے کہ طہارت شرط ہے صحت نماز کی اور بدون طہارت نماز باطل ہے اور
نجاسات کہ جن سے مصلی کو بچنا چاہیے بنابر مشہور دس ہین اول بول دوم
غائط اوس حیوان کا کہ جسکا گوشت نکہاتے ہون اور خون جہندہ رکہتا ہو
سوم منی اوس حیوان کی کہ خون جہندہ رکہتا ہو اور گوشت اوسکا حرام ہو
یا حلال چہارم میتہ اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکہتا ہو خواہ مردہ انسان کا
خواہ غیر انسان پنجم خون حیوان ذی النفس کا یعنی جو خون جہندہ
رکہتا ہے خواہ ماکول اللحم ہو یا نہ ہو ششم سگ ہفتم خوک ہشتم
شراب نہم آب انگور جسوقت کہ جوش مین آوے اور دو ثلث اوسکا نجلجاوے
اور جو اگر دو ثلث اوسکا جل جائیگا اور ایک ثلث باقی رہیگا تو وہ پاک ہو جاییگا
دہم کافر پس کافر بت پرست یا آتش پرست اور جمیع اصناف اوسکی خواہ کافر
اصلی ہو یا مرتد نجس ہین پس مصلی جب تک کہ ان چیزون سے اجتناب نکریگا اور
اپنے بدن اور جامہ کو طاہر اور پاک نکریگا نماز اوسکی صحیح نہوگی اور دنیا سے مشغول
الذمہ جائیگا اور تارک الصلوتون مین محسوب ہوگا ساری عبادت اوسکی باطل ہوگی
اور بنابر مذہب شیعہ جیسے بول غایط نجس ہین کہ اگر بدن یا جامہ کو لگ جائیگا تو [illegible]

کہ اپنے تئین اور اپنے کپڑون کو پاک نہ کریگا نماز اوسکی صحیح نہ ہوگی ایسے ہی کافر
اور مشرک اور ہندو بہی ہین کہ اگر اسکی مس کی ہوئی کوئی ترچیز بدن یا کپڑے کو
لگ جائیگی تو وہ نجس ہو جائیگا اور جب تک کہ پاک نہ کریگا نماز اوسکی صحیح نہوگی
اون دنش نجاسات کا حکم ایک ہے جیسا کہا ہے پس وایسے اون لوگون پر کہ ہندو کے
ہاتہہ کی ترچیز کہ بمنزلہ بول و غایط کے ہے کہاتے ہین اور اپنے بدن اور کپڑون کو
اور ظروف اور سب گہر کو نجس کرتے ہین اور اوس سے اجتناب اور پرہیز نہین کرتے
اور اپنی نماز اور روزے اور وضو اور غسل کو باطل کرتے ہین اور مرتکب حرام
کہانے کے ہوتے ہین اسواسطے کہ کہانا انکی مس کی ہوئی ترچیز کا حرام ہے خدا تعالیٰ
قران مین فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْمُشْرِکُونَ نَجَسٌ حکم خدا پر بہی عمل نہین کرتے اور
جو لوگ کہ نجس کہاتے ہین اون کی دعا بہی قبول نہین ہوتی اور سوا اسکے ان برادران
ایمانی کی غیرت اور حمیت بہی جاتی رہی بڑی غیرت کی بات ہے کہ مشرکین
مثل کتے کے جانین کہ ان کے ہاتہہ کی کوئی چیز نکہائین اور اون سے اسقدر اجتناب
کرین کہ اگر کوئی چیز اون کو دین تو دور سے جیسے کتے کے سامنے پہینک دیتے ہین
یا خاک روب اور چمار چوڑہے کے ہاتہہ پر رکہہ دیتے ہین اور یہہ لوگ دونون ہاتہہ
پہیلا کر مثل بہنگیون کے دور سے لیکر موہہ مین ڈال لین وایسے برین غیرت و حمیت کہ
حظ نفسانی کے لیئے خوف خدا اور غیرت ان کی جاتی رہی ہے خدا ہم سب مومنین کو ایسی
توفیق اپنے فضل سے عنایت کرے کہ ہم سب ان لوگون سے مثل اون کے پرہیز کرین فقط

تمت


MAAB 1431
مرکز احیاء آثار برّ صغیر
maablib.org